انجمن ترقی اردو
حیدرآباد دکن

P. O. RGD. No. A 922

ہماری زبان

انجمن ترقی اردو (ہند) علیگڑھ کا پندرہ روزہ اخبار

قیمت فی پرچہ دو آنے | سالانہ چندہ دو روپے

جلد ۱۱ | یکم مئی سنہ ۱۹۵۲ء | ایڈیٹر۔ قاضی عبدالغفار | ۶ شعبان المعظم ۱۳۷۱ ہجری | نمبر ۹

کچھ اپنی باتیں

ایک ضروری بات

جس وقت انجمن کا نیا دور شروع ہوا تھا تو "ہماری زبان" کو صرف اس غرض سے جاری کیا گیا تھا کہ تمام ملک میں اردو زبان کے حامیوں سے مرکزی انجمن کا اتصال قائم رہے اور اس طرح نہ صرف اردو زبان کی خدمت کرنے والے مرکزی انجمن کے منصوبوں اور کاموں سے واقف رہیں بلکہ ملک کے ہر گوشہ میں اردو زبان کی حفاظت اور ترقی کے لئے جو کام ہو رہا ہے اس کی تشہیر ہوتی رہے۔

"ہماری زبان" کے جاری کرنے کا مقصد کبھی بھی یہ نہ تھا کہ اس سے کوئی تجارتی منافع حاصل کیا جائے یا اپنے انجمن کے لئے ذریعہ آمدنی بنایا جائے۔ اصل غرض یعنی تحریک کی تشہیر کے لئے "ہماری زبان" کا چندہ بھی برائے نام رکھا گیا تھا۔ جسکی وجہ سے تقریباً ۹ ہزار روپیہ سال کا خسارہ انجمن برداشت کرتی رہی ہے۔ اس بھاری خسارے کو اس امید میں گوارا کیا گیا تھا کہ ایک دو سال کے بعد "ہماری زبان" کی اشاعت کم از کم اتنی ہو جائیگی کہ وہ اگر اپنا پورا خرچ برداشت نہ بھی کر سکے تب بھی مرکزی انجمن کے خسارے کا بار بڑی حد تک کم کر دے۔

اردو زبان کے حامیوں اور خصوصاً مرکزی انجمن کی شاخوں کو بار بار توجہ دلائی جاتی رہی کہ وہ "ہماری زبان" کی توسیع اشاعت میں کوشش کریں۔ لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ ہماری شاخوں نے اور بہت سے ان اصحاب نے جو اردو کی تحریک کے میدان میں نمایاں نظر آتے ہیں "ہماری زبان" کی اشاعت کے بنیادی مقصد کو قابل توجہ نہ سمجھا اور وہ انکی بے پرواہی کا شکار ہوتا رہا ظاہر ہے کہ مرکزی انجمن مستقل طور پر ۹ ہزار روپیہ سالانہ کا خسارہ برداشت کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے رقم سے اور بھی بہت سے ضروری کام کرنے ہیں

اگر اردو زبان سے محبت کرنے کا کوئی دعوی کرنے والا دو روپیہ سال یعنی

کھائی تین ادہ ماہوار بھی اس غرض سے خرچ نہیں کرسکتا کہ اسکا ربطہ انجمن سے اور انجمن کی تحریکوں سے قایم رہے تو پھر اس محبت کی قیمت کچھہ زیادہ نہیں ہے۔ جس وقت سے کہ اتر پردیش میں علاقائی زبان کی تحریک شروع کی گئی میں نے یہہ امید کی تھی کہ اس تحریک میں جس جوش و خروش کا اظہار کیا جارہا ہے اسکا ایک نتیجہ یہہ بھی ہوگا کہ "ہماری زبان" کی اشاعت میں اضافہ ہوجائیگا لیکن یہہ امید بھی نقش بر آب ثابت ہوئی اور میرے سامنے اب یہہ سوال اپنی پوری اہمیت کے ساتھہ آگیا ہے کہ "ہماری زبان" کو جاری رکھا جائے یا بند کردیا جائے۔ فی الحال بجائے پندرہ روزہ اشاعت کے "ہماری زبان" ١٦ صفحات پر مہینہ میں ایک مرتبہ شائع ہوگا اور تین مہینے تک میں اندازہ کرونگا کہ انجمن کی تحریکات کے حامی میری گذارشات سے کچھہ بھی متاثر ہوتے ہیں یا نہیں اگر اس عرصہ میں بھی اشاعت نے ترقی نہ کی تو بلا شبہ "ہماری زبان" بند کردیا جائیگا اور اس طرح وہ ہمت شکن حالات اور خود اپنے ہی دوستوں اور حامیوں کی غفلت اور بےپرواہی کا شکار ہوجائیگا۔ کوئی شبہ نہیں کہ "ہماری زبان" کے بند ہوجانے کا بہت خراب اثر انجمن کے کاموں اور اسکی تحریکوں پر بھی پڑیگا لیکن اسکی ذمہ داری آن ہی دوستوں پر عاید ہوگی جنہوں نے ہماری آواز نہیں سنی اور اس بات کے سمجھنے کی کوشش نہیں کی کہ آردو زبان کی حفاظت اور ترقی کی تحریکوں کی رفتار سے واقف رہنا آنکے لئے کسقدر ضروری ہے۔

میں اپنے بستر علالت سے یہہ چند سطریں ایک ناقابل بیان رنج اور افسوس سے مجبور ہوکر لکھہ رہا ہوں۔ اس رنج اور افسوس میں شرم اور ندامت کا ایک عنصر بھی شامل ہے اور شرم و ندامت کا سب سے بڑا سبب ہماری شاخوں کی بےپرواہی اور غفلت ہے جو دو سال کی مسلسل جدو جہد کے بعد بھی کم نہیں ہوئی

محمد عبد الغفار

ہلکے ہلکے اشارے

اعداد بولتے ہیں

—o—

یہہ کوئی بازاری گپ نہیں ہے بلکہ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی دی ہوئی خبر ہے کہ اتر پردیش میں مختلف زبانوں کے رسایل اور اخباروں کی تعداد جو گذشتہ سال کے آخری مہینوں میں ٨٥٨ تھی اب صرف ٢٦٠ رہ گئی ہے۔ اسکا سبب تو یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ بہت سے اخبار صرف الیکشن کی اغراض کے لئے جاری ہوئے تھے اور الیکشن کے بعد بند ہوگئے۔ لیکن اب جو رسایل اور اخبار اتر پردیش میں (جہاں کی عوامی زبان ہندی بتائی جاتی ہے!) جاری ہیں انکے اعداد بہت دلچسپ ہیں:-

انگریزی	٦٣
ہندی	٥٥
آردو	١٤٢

یقیناً یہہ اعداد غلط ہونگے۔ یا پھر وہ اعداد غلط ہیں جو گذشتہ سال جمہور ناتھ جی نے اسمبلی میں پیش کئے تھے! بہر حال یہہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اتر پردیش کی عوامی زبان تو ہندی ہو اور وہاں آردو زبان کا کوئی وجود ہی نہ ہو اور پھر بھی ہندی کے اخبار اور رسالے ٥٥ ہوں اور آردو کے ١٤٢ — دگنے سے بھی زیادہ!! اعداد کی اس شہادت کو آخر کس طرح منہدم کیا جائے!!

طب یونانی کی تعلیم ہندی میں

اتر پردیش کی حکومت نے تکمیل الطب کالج لکھنؤ کو ہدایت کی ہے کہ ۱۹۶۵ع کے بعد طب کی تعلیم ہندی زبان میں دی جائیگی۔ اتر پردیش کی حکومت کے سوا اور کوئی حکومت اسقدر عجیب حکم دینے کی اہلیت نہیں رکھتی! اس حکم کی ندرت اور نرالے پن کی داد وہی لوگ دے سکتے ہیں جو ہمارے صوبہ کی حکومت کے غیر فطری مزاج سے واقف ہیں۔ ہر زبان اور ہر علم کا ایک مزاج ہوتا ہے ہندی زبان کے سانچے طب یونانی کی اصطلاحوں کو ڈھالنے کا کیا طریقہ اتر پردیش کی حکومت اختیار کریگی، ہمیں معلوم نہیں! لیکن اتنا ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کے فیصلے کرتے وقت ہماری یہہ ریاستی حکومت فضول تفصیلات پر غور نہیں کیا کرتی۔ آخر مشکل کیا ہے اگر بنفشہ اور تخم خطمی کا ترجمہ ہندی میں کردیا جائے اور طبیبوں سے کہا جائے کہ وہ اپنے نسخے دیوناگری رسم الخط میں لکھا کریں۔ ورنہ ان کے مدرسے کی امداد بند کردی جائے گی!

——اس ایلکشن کے بعد ۵ سال اور ہمیں ان حماقتوں کا سامنا کرنا ہوگا! ہمارے طبیبوں کے پاس کوئی نسخہ نہیں جو ہمارے وزیروں کے اس نزلہ زکام کو روک سکے!

مدھیہ پردیش میں اردو کی تحریک

اس اشاعت میں ریاستی انجمن ترقی اردو مدھیہ پردیش کے دو اعلانات شایع کئے جاتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوگا کہ مدھیہ پردیش میں بھی اب ہماری ریاستی انجمن نے اردو کی تحریک کا ایک نقشہ بنا لیا ہے اور یہہ تحریک ایک بہت بڑی اردو کانفرنس اور مشاعرے سے شروع ہوگی۔ یہہ کانفرنس ۱۷ اور ۱۸ مئی کو ہونے والی ہے اور اس میں تمام ملک کے ممتاز اہل قلم اور شاعروں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ بلاشبہ یہہ اجتماع مدھیہ پردیش میں اردو کی تحریک کا ایک تاریخی اجتماع ہوگا اور ہمیں یقین ہے کہ عبدالستار فاروقی صاحب کنوینر اور حمید جمال صاحب سکریٹری ریاستی انجمن ترقی اردو کی یہہ کوشش بار آور ہوگی۔ ہمیں یہہ بھی امید ہے کہ مدھیہ پردیش میں اس تحریک کی ہمت افزائی کرنے کے لئے تمام دوسری ریاستوں کے حامیان اردو کانفرنس میں شرکت کرنا ضروری سمجھینگے اور سفر کی زحمت گوارہ کر کے ناگپور جائینگے۔ کانفرنس کی صدارت کے لئے ملک کے کسی ممتاز صاحب قلم کے انتخاب کا عنقریب اعلان کیا جائیگا۔ مرکزی انجمن کی طرف سے ہم اتر پردیش، دہلی، بمبئی، بہار اور دوسری ریاستوں کے حامیان اردو کو بہ اصرار دعوت دیتے ہیں کہ وہ ناگپور کی کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ یہہ ایک فال نیک ہے کہ اس وقت اردو کی تحریک اتر پردیش، بہار اور مدھیہ پردیش میں کامیابی کے ساتھہ آگے بڑھ رہی ہے اور یقین ہے کہ عنقریب بمبئی کی شاخ بھی ایسا کوئی موثر پروگرام بنائے گی۔ ان ریاستوں میں اردو کی تحریک کی کامیابی سارے ہندوستان میں اردو کے مقام کو پوری طرح مستحکم کردے گی۔ مدھیہ پردیش کانفرنس کے متعلق مزید تفصیلات کے لئے عبدالستار فاروقی صاحب، اڈیٹر الفاروق، کامٹی سے خط و کتابت کرنی چاہئے۔

انجمن کی خبریں

مدھیہ پردیش میں اردو کانفرنس اور کل ہند مشاعرہ

محبان اردو! آپ کو یہہ سن کر خوشی ہوگی کہ کامٹی میں پہلی دفعہ ایک صوبائی اردو کانفرنس اور کل ہند مشاعرہ کا انعقاد وسط مئی میں ہو رہا ہے، ناگپور اور کامٹی کی سابقہ ادبی تواریخ و روایات کے پیش نظر توقع ہے کہ آپ اس کانفرنس اور مشاعرہ کی کامیابی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ مجلس استقبالیہ نے اپنی امداد کے لئے ۲۵۰-۱۰۰-۵۰-۲۵-۱۰-۵-۲ اور ایک روپئے کی رسیدیں

چھپوائی ہیں امید ہے کہ ہر بھائی اپنی استطاعت کے مطابق ان رسیدوں کو حاصل کرکے مجلس استقبالیہ کی حوصلہ افزائی کرے گا مجلس استقبالیہ کے اراکین کے نام اور اس کا پروگرام بہت جلد پوسٹروں کی صورت میں شائع ہوگا

خادم عبد الستار فاروقی کنوینر
ریاستی انجمن ترقی اردو
کامٹی

—o—

انجمن ترقی اردو کامٹی کے چند اہم فیصلے

۱۰ اپریل ۱۹۵۲ع کو انجمن ترقی اردو کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت جناب عبد الستار صاحب فاروقی کنوینر مدھیہ پردیش اسٹیٹ انجمن ترقی اردو منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں بعض نہایت گران قدر امور طے پائے انجمن ترقی اردو کے مستقبل کا حسب ذیل پروگرام منظور ہوا۔

(۱) مرکزی اور ریاستی انجمن ترقی اردو کی ہدایت پر عمل پیرا ہونا (۲) پبلک پیسوں سے چلنے والے سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں اردو کی حالت کا مطالعہ کرنا، اس کے تحفظ و بقاء کے لئے اقدام کرنا اور مناسب کاروائی کرنا (۳) عمارت ضیاء الاسلام میں ایک مرکزی لائبریری کے قیام کی کوشش کرنا اور اس کی عمدگی باقاعدگی اور اعلے پیمانہ پر چلانے کا انتظام کرنا (۴) شبینہ مدرسوں اور تعلیم بالغان کا انتظام کرنا

پروگرام نمبر ۲ کے تحت افسر انچارج کامٹی میونسپل بورڈ سے میونسپل اور پرائمری جماعتوں کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے ایک وفد تشکیل دیا گیا جو افسر موصوف سے مل کر اس بات کی کوشش کریگا کہ اسکول مذکور میں پہلی جماعت کے صرف دو جگہ کم از کم اردو سیکشن کھولے جائیں

مرکزی لائبریری کے قیام کے سلسلے میں بھی ایک وفد تشکیل دیا گیا جو کامٹی کی مختلف لائبریریوں کے سربرآوردہ اراکین سے مل کر ایک مرکزی لائبریری کے قیام کے بارے میں گفت و شنید کرے گا۔

سب سے اہم تجویز یہہ طے ہوئی کہ کامٹی میں ایک صوبائی اردو کانفرنس اور کل ہند مشاعرہ کیا جائے اس کے لئے دو مجالس استقبالیہ بنائی گئی ہیں۔ ایک اردو کانفرنس کے لئے اور دوسری برائے کل ہند مشاعرہ۔ بہت جلد منتخبہ اراکین مجالس استقبالیہ سے رضامندی حاصل کرکے ان کے ناموں کا اعلان کردیا جائے گا۔

عبد الجمال سکریٹری انجمن ترقی اردو [ہند]
کامٹی

—

گوالیار میں انجمن ترقی اردو خواتین کا قیام

گوالیار ۲۶ اپریل۔ بسلسلۂ تشریف آوری حضرت خیر بہوروی نمائندہ خصوصی انجمن ترقی اردو (ہند) خواتین گوالیار کا ایک جلسہ زیر صدارت محترمہ بیگم سعد الدین حیدر صاحبہ منعقد ہوا۔

عبیدہ خاتون صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت بتاتے ہوئے فرمایا کہ اکثر یہہ خیال ہوا کہ ہم سب ساتھ بیٹھہ کر اس بات پر غور کریں کہ علم و ادب کی ہم سے کیا خدمت ہوسکتی ہے خوش قسمتی سے ایسا موقع حاصل ہوگیا ہے جس سے فائدہ نہ اٹھانا بے حسی کے مرادف ہوگا اور وہ یہہ ہے کہ جناب خیر صاحب بہوروی جنکی ذات گرامی اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے محتاج تعارف نہیں انجمن ترقی اردو کی شاخ کے قیام کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے۔

میرے دلمیں خیال آیا کہ کیوں نہ ہم خواتین بھی آپکی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں اور ایک انجمن خواتین کی بنیاد رکھیں۔ اردو زبان جس دور سے گذر رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اس موقع پر میں اردو زبان کی تاریخ

پر روشنی ڈالنا وقت کی تنگی کی وجہ سے بے محل خیال کرتی ہوں لیکن یہہ ضرور عرض کرونگی کہ اردو زبان کسی ایک قوم یا فرقہ کی زبان نہیں۔ یہہ وہ گراں مایہ وراثت ہے جو دونوں قوموں کو اپنے آباؤ اجداد سے ملی اور جو دونوں قوموں کے اتحاد و اتفاق اور یکانگت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اردو زبان کی ترقی اور پرورش میں کسی ایک قوم یا فرقہ کو فوقیت نہیں۔ خصوصیت سے کائستھ اور کشمیری حضرات نے اردو زبان کی ترقی اور بہبودی کے لئے جو محنت اور کوشش کی ہے وہ اردو زبان کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیگی۔ یہہ بات بھی ناقابل فراموش ہے کہ ایک ملک جس میں اردو زبان کو دیس نکالا دیا جا رہا ہے وہاں اسکی ترقی اور زندگی کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہہ کوشش کرنے والے کسی ایک قوم یا فرقہ کے فرد نہیں۔

کسی بھی قوم کی زبان آغوش مادر میں ہی ترقی پاتی ہے اور اس لحاظ سے محترم خواتین آپکی ذمہ داری اس معاملہ میں مردوں سے زیادہ ہے۔

تقریر کے بعد حاضرین کے سامنے مندرجہ ذیل قرار داد پیش کی گئی جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

قرار داد

انجمن خواتین گوالیار کا یہہ جلسہ زبان کے مسئلہ میں خواتین کی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس امر کی ضرورت خیال کرتا ہے کہ اردو زبان کے تحفظ اور ترقی کے لئے عملی جدوجہد کی جائے۔ اس مجلس کی رائے میں کسی بھی زبان کی ترقی اور تربیت کا دار و مدار گھر کے ماحول پر منحصر ہوتا ہے۔ چنانچہ آج کے اس اجتماع میں یہہ طے کیا جاتا ہے کہ اردو کی خدمت کے لئے خواتین گوالیار کی ایک انجمن قائم کی جائے جس کے لئے ایک ایڈہاک کمیٹی مندرجہ ذیل خواتین پر مشتمل نامزد کی جاتی ہے۔

۱۔صدر۔ محترمہ بیگم سعد الدین حیدر صاحبہ
۲۔نائب صدر۔ بیگم سید حامد علی شاہ
۳۔سکریٹری۔ مس مجیدہ حمید صدیقی۔بی اے۔ ایل ایل۔بی
۴۔جوائنٹ سکریٹری۔ مس حنیفہ زبیر ایم اے
۵۔پروپیگنڈا سکریٹری۔ مسز بومن
۶۔خازن مسز کاملی اٹل
۷۔مسز ڈاکٹر حضرت جی۔ ممبر مجلس عاملہ
۸۔مسز قریشی "
۹۔فاطمہ بیگم "
۱۰۔مسز امانت "

اس کے بعد مولانا خیر بہوروی نے ایک مدلل اور واضح تقریر فرمائی جس میں موصوف نے خواتین گوالیار کو ان کے اس اقدام پر مبارک باد دیتے ہوئے اس بات پر بہت زور دیا کہ اردو زبان یا کسی بھی زبان کی ترقی نیز بقا کے لئے خواتین پر بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔

حاضرین میں قابل ذکر خواتین کے نام یہہ ہیں۔ بیگم راشدہ حمید صدیقی ادیب، بیگم سید حامد علی شاہ۔

حاضرین کی خوش نصیبی تھی کہ اس موقعہ پر حضرت مولانا انور صابری نے اپنا کلام سنایا۔ آپ ۲۳ اپریل کے گوالیار کے مشاعرہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

مجیدہ حمید صدیقی بی۔اے۔ایل ایل بی
سکریٹری انجمن ترقی اردو خواتین گوالیار

ٹونک راج

مورخہ ۷ اپریل سنہ ۱۹۵۲ء کو اجمیر شریف کے عرس سے فراغت کے بعد انجمن ترقی اردو ہند کے نمائندہ خصوصی حضرت مولانا خیر بہوروی صاحب ٹونک تشریف لائے۔

جمیعۃ علما راجستھان کے ناظم عمومی جناب مولانا سید قاضی الاسلام صاحب اور انجمن ترقی اردو ٹونک کے جنرل سکریٹری مولانا سید مظہر الحسن صاحب براکاتی نے شہر سے کچھ

فاصلہ پر پہونچکر استقبال کیا، قیام کا انتظام جناب حافظ قاری عبد الحیی صاحب مہتمم توشہ خانہ ہزہائی نس ٹونک صدر انجمن ترقی اردو ٹونک نے مہمان خانہ خاص میں فرمایا۔

۸ اپریل کو صبح شہر کے مختلف معزز تعلیم یافتہ حضرات سے ملاقاتوں کا سلسلہ رہا اور عصر کو چار بجے ہزہائی نس پیلس (نذر باغ) تاریخی سنہری کوٹھی میں انجمن ترقی اردو کی مجلس منتظمہ کا اجلاس زیر صدارت، صدر انجمن جناب حافظ قاری عبد الحی صاحب منعقد ہوا۔ صدر جمیعتہ علما راجستھان حضرت مولانا حکیم سید ظہیر احمد صاحب براکاتی معتمد دارالعلوم خلیلیہ ٹونک نے بھی شرکت فرمائی۔

اس اجلاس کے بعد ایک ادبی مجلس مہمانوں کے اعزاز میں منعقد ہوئی، جس میں اعلیٰ حضرت ہزہائی نس نواب صاحب ٹونک دام اقبالہ نے ناسازی طبع کے باوجود شرکت فرمائی، نواب صاحب دام اقبالہ نے اپنے اور اپنے والد بزرگوار حضرت خلیل مرحوم (نواب ابراہیم علی خاں صاحب خلد آشیان) کے کلام سے بھی محظوظ فرمایا یہہ پر کیف اور یادگار صحبت رات کے نو بجے تک جاری رہی۔

اس اجتماع میں حضرت خیر بہوروی کی تحریک اور جناب محمد عتیق صاحب نمائندہ خصوصی "مسیح" کی تائید پر یہہ بھی طے کیا گیا کہ بہت جلد ٹونک میں خلد آشیان نواب ابراہیم علی خاں خلیل کی ادبی یادگار "یوم خلیل" کے نام سے منائی جائے۔ اور اسی موقع پر ٹونک میں کل راجستھان اردو کانفرنس اور کل ہند اردو مشاعرہ بھی کیا جائے۔ اعلیٰ حضرت نواب صاحب بہادر نے بھی اس تجویز کا خیر مقدم فرمایا اور خیر صاحب کی استدعا پر "یوم خلیل" کے افتتاح کا وعدہ بھی کیا۔

امید ہے کہ یہہ تجویز خیر اردو شعر و ادب کے لئے اور راجستھان کی ترقی اور نیک نامی کے لئے خیر و برکت کا سبب بنے گی۔ اور راجستھان کی ادبی تاریخ میں اس کا ذکر خیر ضرور کیا جائے گا۔ یوم خلیل کا پروگرام عنقریب شایع ہوگا۔

محمد یوسف زئی

سکریٹری انجمن ترقی اردو ٹونک

—o—

نقل تجویز صوبائی شاخ راجستھان

ٹونک میں انجمن ترقی اردو کی شاخ کا باضابطہ قیام عمل میں آچکا ہے اور یہاں کے ارکان اسکی توسیع و اشاعت کے لئے سرگرم کوششیں بھی کر رہے ہیں۔

انجمن ترقی اردو کے اپنے ادبی پروگرام کو صرف ٹونک ہی میں نافذ نہیں کرنا ہے بلکہ ضرورت اس کی ہے کہ پورے صوبے راجستھان میں ترقی اردو کا کام شروع کیا جائے۔ اور جابجا اس کی شاخیں قایم کی جائیں۔

راجستھان میں انجمن کی شاخیں قایم کرنے کے سلسلہ میں اوائل مارچ میں انجمن ترقی اردو ٹونک کے جنرل سکریٹری مولانا منظور الحسن براکاتی اور جناب مولانا سید قاضی السلام صاحب ناظم اعلیٰ جمیعتہ علما راجستھان۔ کشن گڈھ۔ بھیلواڑہ۔ اودے پور۔ چتوڑ گڈھ کے اضلاع کا دورہ بھی کر چکے ہیں اور قیام انجمن کے لئے فضا کو سازگار بنا چکے ہیں چونکہ ریاست ٹونک اپنی علمی، ادبی، لسانی، خدمات کے لحاظ سے ہندوستان کی کسی ریاست سے پیچھے نہیں ہے۔ اور اس کے کارنامے بہت مشہور و معروف ہیں نیز راجستھان میں قیام انجمن کی اولیت کا فخر اسی ریاست کو حاصل ہے اس لئے انجمن ترقی اردو ٹونک کی مجلس منتظمہ کا یہہ اجلاس مرکزی انجمن ترقی اردو ہند سے درخواست کرتا ہے کہ وہ انجمن ترقی اردو ٹونک کو صوبہ کی "ریاستی انجمن" تسلیم کرلے تاکہ ایک

صوبائی مرکز کے قیام کے بعد ارکان انجمن کو کام کرنے کا وسیع میدان مل جائے اور وہ اپنی جوان ہمت عزائم کو اردو زبان کی خدمت کے لئے صرف کر سکیں۔ فقط عرض و مجوزہ۔ مولانا سید عبدالقادر صاحب ہمدانی مؤیدین۔ جناب منشی عبدالبصیر صاحب، و مولانا سید قاضی الاسلام صاحب۔

دستخط صدر جلسہ

دہلی

انجمن ترقی اردو شاخ دہلی کا پندرہ روزہ اجلاس ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۵۲ ع بروز پیر ۵ بجے شام ہل منزل کوچہ پنڈت دہلی میں ہوا۔

انجمن کے متعلق پروگرام پر تبصرہ کرتے ہوئے حمیدہ سلطان نے کہا کہ چھوٹے بچوں کے لئے اردو مکتب کا اہتمام دسمبر سنہ ۱۹۵۱ ع سے کر لیا گیا ہے مگر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کیا جا سکا۔ انجمن کی آئندہ میٹنگ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۵۲ ع کو ہوگی۔ جس میں نریش کمار شاد مقالہ، رعنا جگی نظم اور جگن ناتھ آزاد غزل پڑھیں گے جس پر تنقید بھی ہوگی۔

سکریٹری انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی

اپنے دیس کی خبریں

دہلی میں یوم برق

امسال سری چتر گپت سبھا دہلی کے زیر سرپرستی ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۵۲ ع کو استاذی مرحوم افتخار الشعراء حضرت منشی مہاراج بہادر برق بی۔ اے منشی فاضل کی سولھویں برسی منائی گئی۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض ابوالفصاحت حضرت جوش ملسیانی نے انجام دئے جلسہ کی کارروائی ٹھیک ۳ بجے سہ پہر کو عمل میں آئی۔ حضرت علامہ کیفی دتاتریہ دہلوی اپنی پیرانہ سالی اور علالت کے باوجود شریک ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کے خلوص بے پایاں کا جواب نہیں۔ آپ کی توجہات اور نوازشات کا کوئی بدل پیش نہیں کی جا سکتی۔ خدا آپ کا سایہ تا دیر ہم سب پر باقی رکھے۔

اس مرتبہ جناب کالی چرن صاحب اثر دہلوی اور پنڈت راجیندر ناتھ شائق نے حضرت برق دہلوی کے ذاتی محاسن اور ادبی مراتب سے متعلق نظمیں ارشاد فرمائیں جو آن کے اپنے حسن عقیدت کا بھی مظہر تھیں۔

حضرت صفیر احسنی (مدیر احسن) نریش کمار شاد اور گلشن موہن کے مقالے بخاص توجہ سے سنے گئے۔

حضرت ذاکر نظامی دہلوی اور شاکر دہلوی حال وارد لاہور (پاکستان) کی طرحی غزلیں "یوم برق" کے ایک روز بعد موصول ہوئیں حضرت تسنیم کی طرحی غزل بھی وقت پر نہ مل سکی۔ البتہ سید سلامت علی خیال کی طرحی اور حضرت حیرت شملوی کی طرحی غزل نذر مشاعرہ کی گئی۔ یہ غزلیں کامیاب رہیں۔

ان غزلوں کے علاوہ دوران مشاعرہ میں ۲۰ طرحی، غیر طرحی غزلیں اور متفرق نوعیت کا کلام سننے میں آیا۔

بیرونجات اور مقامی شعرا میں سے جن حضرات نے شرکت فرمائی آن میں پروفیسر تلوک چند محروم بزرگ محترم پنڈت برجموہن دتاتریا کیفی دہلوی، منشی بشیشور پرشاد صاحب منور، منشی گوپی ناتھ امن، جناب بخش حضرت مولانا احمد بخش ابر احسنی گنوری، جناب رام پرکاش صاحب ساحر ہوشیارپوری جناب منوہر صاحب طالب، جناب برج لال رعنا جگی، جناب مہر لال ضیا فتح آبادی دگمبر پرشاد جین گوہر، حضرت مولانا صفیر احسنی، جناب نادر مظفر نگری، پروفیسر ترلوک ناتھ صاحب زار زتشی دہلوی، پنڈت ہری چند اختر اور گوپال متل وغیرہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

کیونکہ اسی شب مقامی ریڈیو اسٹیشن سے مشاعرہ نشر ہونے والا تھا اس لئے دوران مشاعرہ حضرت جوش ملسیانی کے تشریف لے جانے پر حضرت امن لکھنوی نے کرسی صدارت کو سنبھالا لیکن آپ بھی مدعو تھے اس لئے آپ کی عدم موجودگی میں پنڈت دلشاد پرشاد صاحب صدا نے صدارت فرمائی۔

اہل ذوق حضرات میں سردار جگت سنگھ صاحب اڈیٹر "رہنمائے تعلیم" محترمہ حمیدہ سلطان، محترمہ حبیبہ خاتون، مولوی سمیع اللہ صاحب، بابو کنج بہاری کشور ماتھر، چودھری شیر سنگھ میونسپل کمشنر اور مولانا ساز وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

انجمن روح ادب گورکھپور

انجمن روح ادب کے زیر اہتمام حسب ذیل عنوان پر ایک صوبائی ادبی انعامی مقابلہ بتاریخ ۵ مئی سنہ ۱۹۵۲ ع انصار انگلش اسکول میں ہوگا جس میں اول انعام ۱۰ روپیہ دوئم انعام ۱۰ روپیہ علاوہ انعامات خصوصی تقسیم کئے جائیں گے۔

مقابلے کا عنوان:۔ "اردو اور آزاد ہندوستان"

مصرعہ طرح:۔ (۱)

اٹھ اے ندیم نہ رنگ جہاں بدل ڈالیں

(۲)

جانیے آپ سے کیا درد کا درماں ہوگا

کانپور

۲۰ اپریل کی رات میں دس بجے پریڈ گراؤنڈ میں میں اردو علاقائی زبان کی ضلع کانفرنس کا پہلا اجلاس مولانا حفظ الرحمن صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کانفرنس کا افتتاح اردو علاقائی زبان کمیٹی کے صدر پنڈت کشن پرشاد کول نے فرمایا۔

مولانا حفظ الرحمن نے اپنے خطبہ صدارت میں لوگوں سے اپیل کی کہ وہ دستخطی جدوجہد میں پورے جوش خروش اور امید و یقین کے ساتھ حصہ لیں اور اپنی طرف سے اس کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ اردو کی حیات کے لئے لڑنا بے انصافی کے خلاف لڑنا ہے اس لئے ہر باہمت انسان کو اس جنگ میں حصہ لینا چاہئے۔ مولانا حفظ الرحمن کے بعد حیات اللہ انصاری صاحب جنرل سکریٹری اردو علاقائی کمیٹی نے تقریر کی انصاری صاحب کی تقریر کے بعد کانفرنس کی خاص قرارداد پیش کی گئی جس میں باشندگان کانپور اور جمعیۃ العلما اور وہاں کی ادبی انجمنوں کی طرف سے وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ اس مہم کو کامیاب بنایا جائے گا یہ قرارداد حاجی محمد سمیع صاحب ایم۔ایل۔سی نے پیش کی قاضی مختار احمد صاحب، نسیم قریشی صاحب، مولانا شاھد فاخری صاحب اور مولانا یونس خالدی صاحب نے اس قرارداد کی تائید کی اور لوگوں کو کارکن بننے پر آمادہ کیا۔ اس قرارداد سے پہلے ایک تعزیتی قرارداد بابو گنگا دھر ناتھ کی موت پر صدارت کی طرف سے پیش ہوئی تھی۔ جس پر شیر بہادر صاحب نے تقریر کی تھی۔ اور بابو جی کی ادبی حیات پر روشنی ڈالی تھی انہوں نے کہا کہ بابو صاحب اردو کی دنیا کے لئے ایک دوست تھے۔ اور ان کے نہ رہنے سے اس دنیا کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ مولانا ابو البیان صاحب نے ایک قرارداد پیش کی جس میں انہوں نے کہا کہ حکومت نے اسلامیہ مکاتب کی جو اسکیم جاری کر رکھی ہے یہ بہت مفید ہے۔ لیکن چونکہ ان میں ابتدائی تعلیم اردو میں ہوتی ہے۔ اس لئے حکام وہاں کے طالب علموں کو طرح طرح سے نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ ان چیزوں کی روک تھام کرے۔ مولانا محمد قاسم صاحب اور امین سلونوی صاحب نے اس کی تائید کی۔ کانفرنس کا اجلاس ساڑھے بارہ بجے رات کو مولانا حفظ الرحمن کی اختتامی تقریر پر ختم ہوا۔

باہتمام عزیز حسین منیجر نیشنل پرنٹرس کمپنی میں چھپا اور قاضی عبدالغفار صاحب پبلشر نے صدر دفتر انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ سے شائع کیا۔